بارش میں ڈوبا،
پانی کو ترستا شہر

تحقیق و تحریر: دانیال ندیم

پیشکش: سوک فریمز

تعاون: منارہ پالیسی إینڈ پریکٹس

نشیبی بستی کی گلیوں میں گندا پانی گھٹنوں تک جمع تھا۔ بچے لکڑی کے تختوں پر چل کر گھروں سے نکلتے، موٹر سائیکلیں بند پڑی تھیں اور نالے کا پانی دروازوں کے نیچے سے کمروں میں داخل ہو گیا تھا۔

مگر اسی صبح نل خشک تھے۔

صبا نے خالی بالٹی نل کے نیچے رکھی، ٹونٹی گھمائی اور دیر تک اس بے معنی سی آواز کو سنتی رہی جو خالی پائپ سے نکل رہی تھی۔

اس کی دس سالہ بیٹی اریبہ نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ "امی، باہر اتنا پانی ہے۔ نل میں کیوں نہیں آتا؟"

صبا نے جواب دینے کے بجائے بالٹی اٹھائی۔ "ٹینکر آنے والا ہوگا۔ قطار لمبی ہونے سے پہلے چلتے ہیں۔"

گلی کے کونے پر پہلے ہی بیس سے زیادہ عورتیں برتن لیے کھڑی تھیں۔ ان کے پاؤں بارش کے پانی میں ڈوبے تھے، مگر پینے کے لیے ہر گھر کو دو بالٹیوں سے زیادہ پانی نہیں ملنا تھا۔

اسی شہر کے مرکزی پانی کے دفتر میں انجینئر حارث کے سامنے شکایات کا ڈھیر پڑا تھا۔ کہیں کم دباؤ، کہیں گندا پانی، کہیں ٹوٹی ہوئی پائپ لائن۔ بارش کے بعد بجلی بند ہوئی تو پمپنگ اسٹیشن بھی کئی گھنٹے نہ چل سکے۔

اس نے شہر کا نقشہ میز پر پھیلایا۔ نیلی لکیریں پانی کی فراہمی دکھاتی تھیں، سرخ نشان رساؤ اور خرابیوں کے تھے۔ سب سے زیادہ شکایات اسی بستی سے آئی تھیں جہاں سیلابی پانی کئی روز کھڑا رہتا تھا۔

"وہاں پانی کی کمی کیسے ہوسکتی ہے؟" نئے افسر نے پوچھا۔ "علاقہ تو ہر بارش میں ڈوب جاتا ہے۔"

حارث نے کہا، "ڈوبنے والا پانی پینے کے قابل نہیں ہوتا۔ مسئلہ صرف بارش کی مقدار نہیں، اسے سنبھالنے کا طریقہ بھی ہے۔"

شہر پچھلے پندرہ برسوں میں تیزی سے پھیلا تھا۔ خالی میدانوں پر رہائشی اسکیمیں بن گئیں، پرانے تالاب بھر کر پلازے تعمیر ہوئے اور بارش جذب کرنے والی زمین سڑکوں اور کنکریٹ کے نیچے دب گئی۔ پانی زمین میں اترنے کے بجائے سڑکوں پر بہتا اور نالوں میں جمع ہو جاتا۔

دوسری طرف پرانی پائپ لائنوں سے روزانہ بڑی مقدار میں پانی رس رہا تھا۔

حارث نے بستی کا دورہ کیا تو صبا نے اسے ٹوٹی سڑک کے کنارے روک لیا۔

"آپ لوگ کہتے ہیں پانی کم ہے،" اس نے سامنے جمع پانی کی طرف اشارہ کیا، "یہ کیا ہے؟"

"یہ بارش اور نالے کا ملا ہوا پانی ہے۔"

"ہمیں فرق معلوم ہے۔ سوال یہ ہے کہ شہر کو فرق کیوں معلوم نہیں؟ بارش آتی ہے تو گھر ڈوبتے ہیں، بارش رکتی ہے تو نل خشک ہو جاتے ہیں۔"

حارث کے پاس فوری جواب نہیں تھا۔

اریبہ پاس کھڑی تھی۔ اس نے کہا، "ہمارے اسکول کے قریب زمین سے ہر وقت صاف پانی نکلتا رہتا ہے۔"

حارث چونکا۔ "کہاں؟"

وہ اسے ایک بند دکان کے سامنے لے گئی۔ سڑک کے نیچے پائپ ٹوٹا ہوا تھا۔ پانی باریک دھار کی صورت نکل کر نالے میں جا رہا تھا۔ آس پاس کائی جم چکی تھی، جس سے معلوم ہوتا تھا کہ رساؤ نیا نہیں۔

اگلے چند دنوں میں حارث نے عملے کے ساتھ علاقے کا جائزہ لیا۔ ایک پائپ کئی ماہ سے ٹوٹا ہوا تھا۔ غیر قانونی کنکشنوں سے دباؤ مزید کم ہو رہا تھا۔ بارش کا پانی ایک بند کیے گئے پرانے تالاب کی طرف جانے کے بجائے گلیوں میں پھیل رہا تھا۔

رپورٹ تیار ہوئی تو بلدیاتی اجلاس میں کونسلر نعیم نے اسے مختصر کرنے کو کہا۔

"صرف پائپ ٹھیک کر دیں۔ تالاب اور زمین کی باتیں بعد میں دیکھیں گے۔"

حارث نے کہا، "ایک پائپ ٹھیک کرنے سے پانی بچے گا، مگر اگلی بارش میں بستی پھر ڈوبے گی۔ ہمیں فراہمی اور نکاسی کو ایک ہی مسئلہ سمجھنا ہوگا۔"

"پورے شہر کا نقشہ بدلنا ممکن نہیں۔"

"پورا شہر نہیں، مگر جہاں پانی کے قدرتی راستے بند کیے گئے ہیں، وہاں جگہ بحال کی جاسکتی ہے۔"

کونسلر نے فائل بند کر دی۔ "بجٹ محدود ہے۔"

اسی رات تیز بارش ہوئی۔ بستی میں پانی پہلے سے زیادہ بھر گیا۔ ایک کمزور دیوار گرنے سے دو گھر متاثر ہوئے۔ صبح متاثرہ خاندان بلدیاتی دفتر پہنچ گئے۔ صبا ان کے ساتھ تھی، اور اریبہ نے ہاتھ میں شہر کا ایک سادہ سا نقشہ پکڑا ہوا تھا۔

اس نے اسکول کے بچوں کے ساتھ ان مقامات پر نشان لگائے تھے جہاں پائپ رس رہے تھے، نالے بند تھے یا بارش کا پانی جمع ہوتا تھا۔

صبا نے نقشہ میز پر رکھا۔ "ہمیں صرف ٹینکر نہیں چاہیے۔ ہمیں ایسا بندوبست چاہیے کہ صاف پانی نالے میں نہ بہے اور بارش ہمارے گھروں میں نہ آئے۔"

اس بار کونسلر نے فائل دوبارہ کھولی۔

ابتدا چھوٹے کاموں سے ہوئی۔ پرانی پائپ لائن کے بڑے رساؤ درست کیے گئے۔ غیر قانونی کنکشنوں کو باقاعدہ نظام میں لایا گیا۔ بستی کے قریب خالی سرکاری زمین کو گہرا کر کے بارش کے پانی کے لیے عارضی ذخیرہ بنایا گیا۔ پرانے تالاب کے ایک حصے سے ملبہ ہٹایا گیا تاکہ پانی زمین میں جذب ہوسکے۔

گھروں میں پینے کے پانی اور بارش کے پانی کو الگ رکھنے کے طریقے سمجھائے گئے۔ اسکول کے بچوں نے رساؤ کی اطلاع دینے کے لیے محلے کی فہرست بنائی۔

تبدیلی فوری یا مکمل نہیں تھی۔ اگلی بارش میں بھی بعض گلیوں میں پانی جمع ہوا، مگر پہلے کی طرح گھروں میں داخل نہیں ہوا۔ مرمت کے بعد نل کا دباؤ بھی کچھ بہتر ہو گیا۔

ایک صبح اریبہ نے ٹونٹی کھولی تو پانی آیا۔ اس نے بالٹی بھرنے دی، پھر وقت پر نل بند کر دیا۔

صبا نے مسکرا کر پوچھا، "آج پانی بچا رہی ہو؟"

اریبہ نے کھڑکی کے باہر بحال کیے گئے تالاب کی طرف دیکھا۔

"ہاں۔ اب معلوم ہے کہ شہر میں پانی بہت ہو، تب بھی ضائع کیا جائے تو کم پڑ جاتا ہے۔"

صبا نے بالٹی اٹھائی۔ باہر بادل پھر جمع ہو رہے تھے۔

اس بار انہیں بارش سے صرف خوف نہیں تھا۔

شہر نے آہستہ آہستہ یہ سیکھنا شروع کر دیا تھا کہ پانی کو راستہ دینا بھی ضروری ہے اور اسے بچانا بھی۔

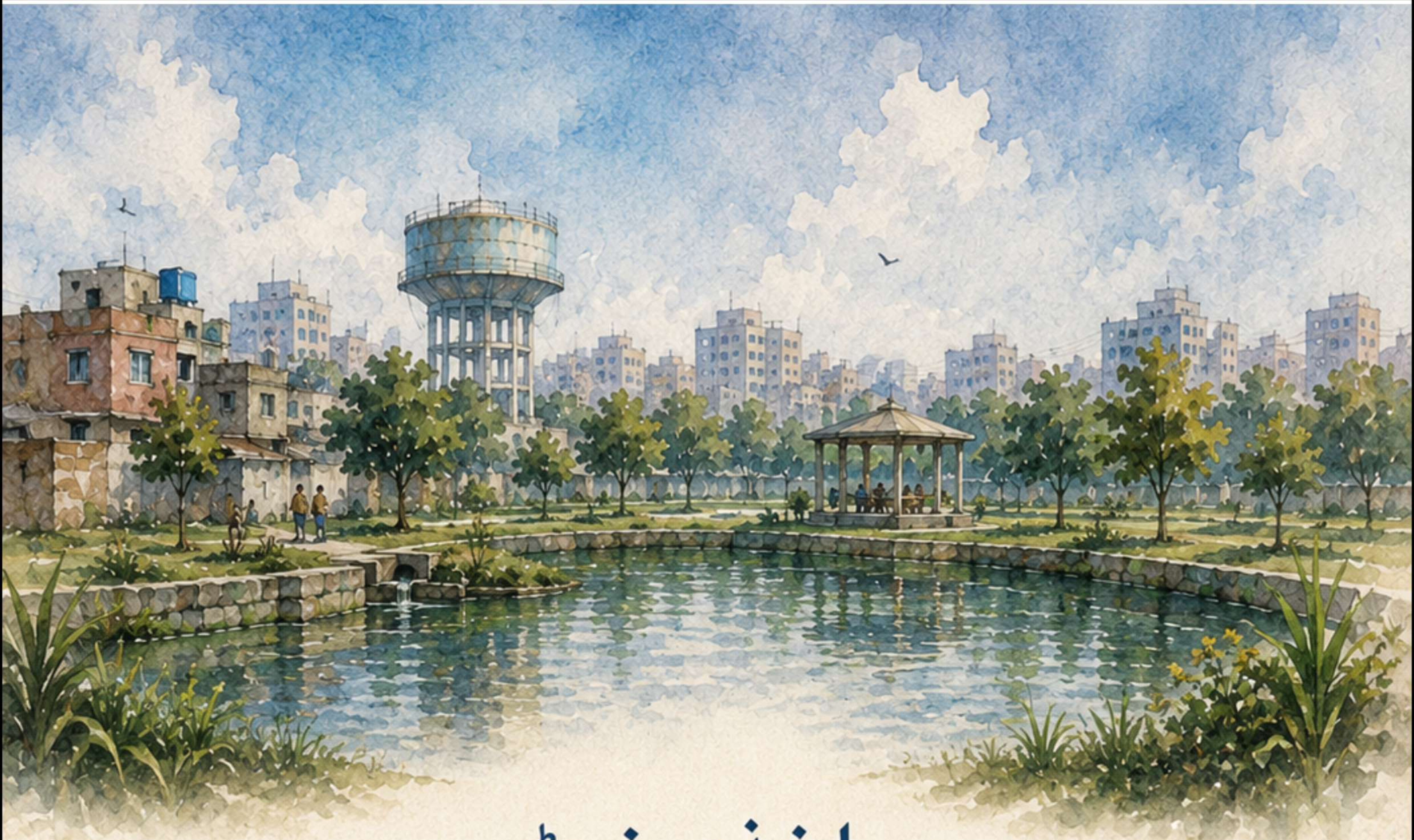

ماخذی نوٹ

یہ کہانی World Bank کی رپورٹ "Continental Drying: A Threat to Our Common Future" میں بیان کردہ شواہد، مشاہدات اور بنیادی نکات سے اخذ کی گئی ہے۔ اس کا مقصد رپورٹ میں پیش کیے گئے مسائل کو عام قارئین کے لیے ایک بیانیہ انداز میں پیش کرنا ہے۔

کہانی رپورٹ کے اس تجزیے سے متاثر ہے کہ تیز رفتار شہری پھیلاؤ، قدرتی آبی گزرگاہوں اور آبی دلدلی علاقوں (Wetlands) کا خاتمہ، پانی کے رساؤ، ناقص نکاسی کے نظام اور کمزور انتظام کے باعث ایسے شہروں میں بھی پانی کی قلت پیدا ہو سکتی ہے جہاں مناسب بارش ہوتی ہے۔ رپورٹ شہری پانی کے تحفظ، پانی کے ضیاع اور رساؤ میں کمی، بارش اور دیگر ذرائع سے پانی کے ذخیرے، زیرزمین پانی کی بحالی (Recharge)، مؤثر تقسیم آب اور مربوط آبی انتظام پر زور دیتی ہے۔ اس کہانی کے شہر، بستیاں، کردار اور تمام واقعات مکمل طور پر فرضی ہیں۔

MANĀRA
POLICY & PRACTICE
www.civicframes.org
www.manarapolicy.com
CIVIC FRAMES
lighting the Path